

# جھگڑے باز کی توبہ





اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

# دُرُود پاک کی فضیلت

**شیخِ طریقت**، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "**سیِّدی قُطبِ مدینہ**" میں بحوالہ جَمْعُ الْجَوامِع دُرود پاک کی فضیلت ذکر فرماتے ہیں: سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحمتِ عالَمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلیہ والہٖ و سلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات **100** مرتبہ دُرُود شریف پڑھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی **100 حاجتیں** پوری فرمائے گا، **70** آخرت کی اور **30** دُنیا کی اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک فِرِشتہ مقرَّر فرمادے گا جو اُس **دُرُودِ پاک** کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بلا شبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔
(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## ﴿1﴾ بھنگڑے باز کی توبہ

**مرکزالاولیاء** (لاہور) کے علاقے محلّہ بابا چراغ دین جلوموڑ کے مقیم

اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں آنے سے قبل مجھے نمازوں کی ادائیگی کا احساس تھا نہ ہی دیگر شرعی احکامات کی خلاف ورزی کا کچھ پاس۔ میری زندگی کے انمول لمحات اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیوں میں بسر ہو رہے تھے۔ فلموں کا جنون کی حد تک رَسیا تھا۔ **گناہوں کی ہَوَس کو پورا کرنے کے لیے کرائے پر فلموں کی کیسٹیں اور VCDs لینے میرا اکثر ویڈیو سینٹر آنا جانا لگا رہتا** جس کی وجہ سے پہلے پہل تو ویڈیو سینٹر کے مالک سے جان پہچان ہوئی اور پھر رفتہ رفتہ علاقے کے بڑے ویڈیو سینٹر والے سے میرے اس قدر تعلقات بن گئے کہ ہماری آپس کی شناسائی دوستانے کی صورت اختیار کر گئی، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پہلے جس گناہ کے لئے رقم خرچ کرنی پڑتی تھی اب وہ مفت میں ''گلے پڑا ڈھول'' بن گیا جسے میں مَعَاذَاللّٰہ بصد شوق بجایا کرتا کیونکہ اب تو جو بھی نئی فلم آتی کرائے پر لینے کی بجائے میں اسی کے پاس بیٹھ کر دیکھ لیا کرتا۔ ان بے ہودہ فلموں کا میرے کردار پر گہرا اثر پڑا، **نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ میں ڈھول کی تھاپ پر بھنگڑا ڈالنے اور ڈانس کرنے میں بھی دلچسپی لینے لگا۔** رفتہ رفتہ ایسی شہرت حاصل ہوئی کہ علاقے میں ہونے والے ناچ گانے کے ہر پروگرام میں مجھے پیش پیش رکھا جانے لگا۔ میری اصلاح کا سبب کچھ اس طرح بنا کہ ایک دن میرے چھوٹے بھائی نے بتایا کہ آج ہماری مسجد میں دعوتِ اسلامی

کے عاشقانِ رسول اسلامی بھائیوں کا ایک مدنی قافلہ آیا ہے، ان سب کے سروں پر سبز سبز عمامے جگمگا رہے ہیں اور سبھی سفید لباس زیب تن کئے ہوئے ہیں۔ یہ سن کرنجانے کیوں مجھے ان کی زیارت کا شوق ہوا اور میں مسجد جا پہنچا۔ عاشقانِ رسول نے آگے بڑھ کرنہایت گرمجوشی سے میرا استقبال کیا۔سلام دعا کے بعد نیکی کی دعوت دیتے ہوئے انہوں نے محبت بھرے انداز میں مجھے مغرب کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے بیان میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ چونکہ وہ ہمارے علاقے میں مہمان کا درجہ رکھتے تھے اوراچھی بات کی دعوت دے رہے تھے نیز ان کے **حسنِ اخلاق اور میٹھی گُفتار سے میں پہلے ہی گھائل ہو چکا تھا لہٰذا ان کی بات ٹالنا مجھے گوارا نہ ہوا اور میں فوراً بیان سننے کے لیے آمادہ ہوگیا۔** نمازِ مغرب کے بعد ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا جو مجھے بہت اچھا لگا۔ اختتامِ بیان پر انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی پرخلوص دعوت دی، میں ان کی سیرت اور سراپا سنّت صورت سے متأثر ہو چکا تھا لہٰذا ان کے ساتھ اجتماع میں جانے کے لے تیار ہوگیا۔ جب سنّتوں بھرے اجتماع میں پہنچا تو مجھے وہاں بہت قلبی سکون ملا ایسا محسوس ہونے لگا کہ جیسے میں گناہوں کے تپتے صحرا سے نکل کر سنّتوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں آگیا ہوں۔ پرسوز بیان، ذکر اور رقت انگیز دعا نے میرے دل کی دنیا زیروزبر

کردی۔ خوفِ خدا کے باعث میری عجیب حالت ہوگئی۔ **میں نے اپنے تمام گناہوں سے سچے دل سے توبہ کی اور امیرِ اہلسنّت سے مرید ہو کر قادری عطاری ہو گیا۔** اسلامی بھائیوں کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر مدنی ماحول کی محبت و عقیدت میرے دل میں گھر کر گئی، گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لیے میں مدنی ماحول سے منسلک ہوگیا۔ **داڑھی و عمامہ سجا کر سنّت کے مطابق سفید لباس زیبِ تن کر لیا۔ مرشد کی فیضِ نظر سے چھبیس ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔** تقریباً تیس دن کے چھ، سات اور تین دن کے بے شمار مدنی قافلوں میں بھی سفر کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ تادمِ تحریر علاقائی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

## ﴿2﴾ بے حیا، باحیا بن گیا

**مرکز الاولیاء** (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی نے اپنی خزاں رسیدہ زندگی میں بہار آنے کا تذکرہ کچھ یوں کیا کہ میں گناہوں کے تپتے صحرا میں سرگرداں تھا۔ فیشن کا دلدادہ، معاشرے کا بگڑا ہوا نوجوان تھا۔ علمِ دین سے دوری

کے باعث میرے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ نہ حقوق اللّٰہ کی ادائیگی کی طرف کوئی توجہ تھی اور نہ ہی حقوق العباد کی فکر۔ مَعَاذَ اللّٰہ فرض نمازوں کی ادائیگی سے غفلت اور روزے نہ رکھ کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لے رہا تھا۔ دوسری طرف **والدین کی نافرمانی اور بہن بھائیوں کو مار پیٹ کران کی سخت دل آزاری کا باعث بنتا تھا۔** ساری ساری رات گھر سے باہر آوارہ گردی کرتا مجھے ڈھونڈنے کے لیے کبھی بھائی تو کبھی والدہ ماری ماری **پھرتی۔** یوں تو پہلے ہی شب و روز گناہوں میں سیاہ کر رہا تھا مگر بدقسمتی سے اب برے دوستوں کی صحبت میں پڑ کر ''بدکاری'' جیسے گھناؤنے فعل کا بھی عادی بن چکا تھا۔ علاوہ ازیں اسی صحبتِ بد کے باعث میں اسنوکر کلب جانا شروع ہوا۔ ابتداً تو ویسے کھیلتا رہا مگر وہاں کے مُخَرِّبُ الْاَخْلَاق ماحول نے مجھ میں ایسا بگاڑ پیدا کر دیا کہ میں جوا لگانا شروع ہو گیا۔ اسی طرح کرکٹ کا جنون کی حد تک رسیا تھا اور وہ بھی بغیر جوا لگائے نہیں کھیلتا تھا۔ **عید ہو یا رمضان المبارک غرض کوئی دن ایسا نہ تھا کہ جس میں میں جوا نہ کھیلتا۔** اس حرام کی مجھے ایسی لت پڑی تھی کہ جوئے کی دنیا میں میرا نام علامت بن چکا تھا۔ **اس کارِ حرام میں میری اس قدر شہرت ہو چکی تھی کہ لوگ میرے بارے میں یہ کہنے لگے کہ اس کے ماتھے پر ''حرام'' لکھا ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ جیت جاتا ہے۔** مزید یہ کہ میں

لڑائی جھگڑوں میں بھی پیش پیش رہتا اسی وجہ سے بعض اوقات میری سرِ عام جوتوں سے پٹائی بھی ہوئی مگر میں تو ''نہ سُدھرے ہیں نہ سُدھریں گے قسم کھائی ہے'' کا مصداق بن چکا تھا۔ اس کردارِ بد کی وجہ سے والدین، رشتے دار، محلے دار الغرض ہر ایک مجھے بری نگاہ سے دیکھتا مگر میں تھا کہ ٹَس سے مَس نہ ہوتا، کسی کی پرواہ کیے بغیر اپنے کالے کرتوت جاری رکھتا۔ میری سعادتوں کی معراج کا سفر کچھ یوں شروع ہوا کہ ایک روز ایک باریش و باعمامہ مبلغِ دعوتِ اسلامی سے میری ملاقات ہوگئی، سلام ومصافحے کے بعد انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی مگر میری شَقاوَتِ قلبی کہ میں نے صاف انکار کر دیا۔ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے جذبے سے سرشار اسلامی بھائی نے ہمت نہ ہاری اور وقتاً فوقتاً مجھے نیکی کی دعوت پیش کر کے اپنا ثواب کھرا کرتے رہے۔ میں تھا کہ ہر بار ہی ٹال دیتا مگر ان کی **مسلسل نیکی کی دعوت کی بدولت مجھ پر اتنا اثر ضرور ہوا کہ اب میں نے نمازیں پڑھنا شروع کر دیا**، لیکن ان کے ساتھ ہفتہ وار اجتماع میں جانے کو تیار نہ ہوتا، بالآخران کی پیہم انفرادی کوشش رنگ لائی اور ایک دن میں نے سوچا کیوں نہ آج چل کے دیکھتا ہوں کہ آخر یہ مجھے بار بار ہفتہ وار اجتماع کی دعوت کیوں دیتے ہیں؟ چنانچہ میں اسلامی بھائیوں کے ساتھ اجتماع میں شریک

ہو گیا۔تلاوت ونعت کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے بیان میں بڑا لطف آیا۔ بیان کے بعد تصور مدینہ کر کے **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ** پڑھنے میں مجھے اتنا سکون ملا کہ اس سے قبل ایسا اطمینان نہ ملا تھا،اور ذکر کے دوران لگائی جانے والی **اللّٰہ، اللّٰہ** کی ضربوں نے میرے دل کی سیاہی کو دور کرنا شروع کر دیا جونہی رقت انگیز دعا شروع ہوئی میرے گناہوں کی طویل فہرست میری نظروں کے سامنے گھومنے لگی اور مجھے احساسِ ندامت ہونے لگا، **مجھ پر خوفِ خدا کا غلبہ ہونے کے باعث میرا دل دہل گیا، گناہوں کی بھیانک سزائیں یاد کر کے میری آنکھوں کی وادیوں سے آنسوؤں کے چشمے بہہ نکلے۔** میں نے صدقِ دل سے گناہوں سے توبہ کی اور اختتامِ اجتماع پر سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مرید ہونے کے لئے اپنا نام پیش کر دیا۔ اس کے بعد میں ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کرنے لگا یہاں تک کہ **رفتہ رفتہ سر پر سبز عمامے کا تاج سجالیا اور داڑھی کے نور سے اپنے چہرے کو مُزَیَّن کرلیا۔** مدنی ماحول کی برکت سے اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ صرف نماز روزے کا پابند ہو گیا ہوں بلکہ اپنے علاقے کی مسجد میں درس و بیان کی سعادتیں بھی پانے لگا ہوں۔ والدین سے معافی تلافی کر کے ان کی عزت کرنے لگا ہوں بلکہ امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی انعام کی ترغیب کی

برکت سے **اپنی والدہ کے قدم اور والد صاحب کے ہاتھ چومنے کی سعادت پاتا ہوں۔ مزید یہ کہ روزانہ صدائے مدینہ بھی لگانا شروع کر دی ہے۔** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل وکرم اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے رشتہ دار و محلے دار سبھی کے نزدیک باوقار وعزت دار بن گیا۔ علاوہ اَزِیں سنّتوں کی خوب خوب خدمت کرنے اور اس پر اِسْتِقامَت پانے کے لیے میں نے 63 روزہ تربیتی کورس میں داخلہ لے لیا۔ تربیتی کورس میں بے شمار برکتوں کے ساتھ ساتھ قرآن پاک صحیح تَلَفُّظ سے پڑھنا سیکھا، نماز روزے کے فرائض و واجبات سیکھے اور بے شمار سنّتیں اور دعائیں یاد کرلیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **تادمِ تحریر حلقہ مشاورت کے ذمہ دار** کی حیثیت سے مدنی کاموں کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

## ﴿3﴾ غفلت کی پٹی کھل گئی

**ملیر** (باب المدینہ کراچی) کے علاقے اعظم پورہ، سبز ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے قبل میری زندگی کے رات دن گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ خوش قسمتی سے میری

قسمت کا ستارہ چمک اٹھا جس کا سبب کچھ یوں بنا کہ میں ایک روز اپنے چچازاد بھائی سے ملنے باب المدینہ (کراچی) آیا، انہیں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول نصیب تھا۔ انہوں نے میرے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی نہ صرف زبانی طور پر دعوت پیش کی بلکہ عملی طور پر مجھے اپنے ساتھ ہی اجتماع میں لے گئے اور **یوں زندگی میں پہلی بار مجھے فیضانِ مدینہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی**۔ فیضانِ مدینہ کی بارونق فضاؤں میں میری دلی کیفیت بدل گئی وہاں مجھے بہت قلبی سکون مل رہا تھا۔ **پرسوز تلاوت ونعت، اصلاح سے بھرپور بیان، دل کو چلا دینے والے ذکر اور رِقّت انگیز دعا نے میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا کردیا**۔ میں نے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور مدنی ماحول سے منسلک ہوگیا، سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجالیا اور اپنے چہرے کو داڑھی شریف کے نور سے روشن کرلیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر حلقہ مشاورت میں مدنی انعامات کے خادم (نگران) کی حیثیت سے مدنی کاموں کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

## ﴾4﴿ فلموں کا رسیا

**قصور** (پنجاب، پاکستان) کے ایک گاؤں کیسر گڑھ میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں برے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے عصیاں بھری زندگی گزار رہا تھا۔ نماز جیسی اہم عبادت میں کوتاہی، **والدین کی نافرمانی، بات بات پر نہ صرف تُو تُکار بلکہ گالم گلوچ کرنا اور بالآخر لڑائی جھگڑے مول لینا میرے کردار کا حصہ تھا۔** صحبتِ بد کی نُحوست نے میرے اطوار میں اس قدر بگاڑ پیدا کر دیا تھا کہ میں نے چوری چکاری بھی شروع کر دی۔ فلموں ڈراموں کا تو ایسا رَسیا ہو چکا تھا کہ پہلے پہل تو صرف دن ہی کا اکثر حصہ ہوٹلوں پر فلم بینی میں گزرتا تھا مگر پھر رفتہ رفتہ ایسا چسکا پڑا کہ میری راتیں بھی ہوٹلوں کی نذر ہونے لگیں۔ میرے اس طرزِ عمل کو دیکھ کر گھر والوں نے مجھے بار بار زبانی کلامی سمجھانے کی کوشش کی مگر میں ایک کان سے سنتا اور دوسرے کان سے نکال دیتا۔ میرے اس رویے سے عاجز آ کر گھر والوں نے میری اصلاح کے لیے مختلف حربے بھی آزمائے، **حتی کہ کئی بار تو رات کے وقت گھر کے دروازے پر اس غرض سے تالے بھی لگائے کہ میں باہر نہ جاؤں مگر ان تمام تر سختیوں کے باوجود میں دیوار پھلانگ کر حسبِ عادت ہوٹل پر پہنچ جاتا اور فلموں میں حیا سوز مناظر دیکھ کر اپنی**

**عاقبت برباد کرتا۔** الغرض رات دن گناہ کر کر کے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیے چلا جا رہا تھا۔ وہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کرم فرمائے دعوتِ اسلامی اور بالخصوص امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ پر کہ جن کی بدولت میں وادیٔ عصیاں سے نکل کر نیکیوں کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ میری اصلاح کا سامان کچھ یوں ہوا کہ میٹرک کے دوران دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک عاشقِ رسول اسلامی بھائی نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی ان کی پُرخلوص دعوت نے نجانے مجھ پر کیا ایسا جادو کیا کہ میں انکار نہ کر سکا اور لبیک کہتے ہوئے اجتماع میں حاضر ہو گیا، وہاں کے نورانی ماحول میں میری آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئی ہر طرف سبز سبز عماموں کی بہاریں تھیں۔ باعمل اسلامی بھائیوں کی صحبتِ بابرکت سے میرے دل میں عمل کا جذبہ بیدار ہوا، فکرِ آخرت کی دولت نصیب ہوئی اور عشقِ رسول میں تڑپنے کا قرینہ مل گیا۔ **اجتماع کے اختتام پر مانگی جانے والی رقت انگیز دعا میں میں نے اپنے سابقہ گناہوں سے سچی توبہ کر لی۔** ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کی برکت سے آہستہ آہستہ مدنی ماحول سے منسلک ہو گیا۔ خوش قسمتی سے انہی دنوں ہمارے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے تحت مدرسۃ المدینہ کا افتتاح ہوا میں چونکہ میٹرک کے امتحان سے فارغ ہو چکا تھا لہٰذا موقع غنیمت جان کر قراٰنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ

اخلاقی تربیت حاصل کرنے کے لئے مدرسۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا۔ مدنی ماحول کی برکت سے میرے اندر پیدا ہونے والے مدنی انقلاب کو دیکھ کر تمام گھر والے حیران تھے۔ پہلے تو یہ حال تھا کہ گھر والے نماز کا کہہ کہہ کر تھک جاتے مگر میں نہ پڑھتا، اب نہ صرف خود نمازیں پڑھتا ہوں بلکہ دوسروں کو بھی نماز کی دعوت دیتا ہوں۔ **مدرسۃ المدینہ میں تجوید کا کورس مکمل کرنے کے بعد جامعۃ المدینہ میں عالم کورس کے لیے داخلہ لے لیا ہے۔** تادمِ تحریر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ درجہ سادسہ کا طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ حلقہ مشاورت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے مدنی کاموں میں مصروف ہوں۔

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

## ﴿5﴾ بینڈ باجے چھوڑ دیئے

**دربار والی فرید پارک** (ضلع شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ **دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں ایک بینڈ پارٹی میں تھا۔ شادی بیاہ اور دیگر پروگراموں میں خوب دادِ تحسین وصول کرتا اسی وجہ سے میں موسیقی کا بے حد شوقین تھا۔** الغرض زندگی کے ایام گناہوں میں کٹ رہے تھے اور مجھے اپنے

قیمتی لمحات کے ضائع ہونے کا کچھ احساس نہ تھا۔ علمِ دین سے دوری کی وجہ سے نہ خوفِ خدا تھا، نہ شرمِ مصطفٰی، مَعَاذَاللّٰہ اپنے ماں باپ کی بھی نافرمانی کیا کرتا تھا۔ پھر مجھ پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوگیا، ہوا یوں کہ ایک دن میں کہیں جانے کے لئے موٹر سائیکل رکشے میں سوار ہوا اس میں پہلے سے کچھ سبز عمامے والے اسلامی بھائی بھی سوار تھے وہ فیضانِ مدینہ شیخوپورہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں جا رہے تھے۔ انہوں نے محبت بھرے انداز میں مجھے بھی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ **میں ان کے مدنی حلیے اور گفتگو کے منفرد انداز سے پہلے ہی متأثر ہو چکا تھا لہٰذا ان کی دعوت قبول کر لی اور ہاتھوں ہاتھ اجتماع میں شریک ہوگیا۔** اجتماع میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کا سنّتوں بھرا بیان جاری تھا، میں توجہ سے سننے لگا، بیان کے پُر تاثیر الفاظ میری سماعتوں کے راستے میرے دل میں اترتے چلے گئے۔ فکرِ آخرت سے متعلق بیان سن کر میری آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہ نکلے۔ میرے دل کی دنیا زیرو زبر ہوگئی۔ **میں نے صدقِ دل سے گناہوں سے توبہ کر کے اپنے چہرے کو سنّتِ مصطفٰی کے نور سے منوّر کرنے کی نیت کر لی۔** اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے توبہ پر ایسی استقامت بخشی کہ **بینڈ باجے بجانے کے گناہوں بھرے حرام روزگار کو ترک کر دیا،** نیز ماں باپ کی فرمانبرداری کے ساتھ ساتھ والد صاحب کے ہاتھ

اوروالدہ کے پاؤں بھی چومنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں حلقہ مشاورت میں مدنی قافلہ ذمہ دار کی حیثیت سے نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مصروف ہوں۔

انہی اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میری زوجہ امید سے تھیں۔ **ڈاکٹر نے کہا کہ آپ کے ہاں اولاد بغیر آپریشن نہیں ہوگی۔** میں نے تعویذاتِ عطاریہ کی بہاریں سن رکھی تھیں چنانچہ تعویذات کے بستے پر حاضر ہوکر وہاں موجود اسلامی بھائی کو اپنی پریشانی سے آگاہ کیا۔ انہوں نے تسلی دیتے ہوئے تعویذاتِ عطاریہ دیئے اور استعمال کا طریقہ سمجھا دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بتائے ہوئے طریقے کے مطابق تعویذات کے استعمال کی برکت سے **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بغیر آپریشن اولاد کی نعمت عطا فرمادی۔**

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## ﴿6﴾ ٹی وی کی محبت جاتی رہی

**گوجرانوالہ** (پنجاب، پاکستان) کے علاقے احمد پورہ کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میری زندگی کے شب وروز گناہوں کی تاریکی میں گزر رہے تھے۔ **مَعَاذَ اللّٰہ دین سے دوری کا یہ عالم تھا کہ عام دنوں کی**

**نمازیں تو ایک طرف میں تو جمعے کی نماز کے لئے بھی مسجد کی حاضری سے محروم رہتا۔** شادی بیاہ کے بیہودہ فَنْکْشَنُوں میں بَصَد شوق شرکت کرنا میرا وَتِیرَہ اوران میں **گانوں پر ڈانس کرنا میرا طُرَّہ اِمْتِیاز تھا۔** نیز فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، نت نئے فیشن اپنانا میری زندگی کا جُزْوِ لَایَنْفَك بن چکے تھے۔ فلموں ڈراموں سے دلچسپی کا عالم تو یہ تھا کہ ایک مرتبہ مالی حالات ابتر ہونے کی وجہ سے گھر والوں نے مجبوراً ٹی وی فروخت کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے گھریلو حالت اور وقت کی نزاکت کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے ٹی وی نہ بیچنے کی ضد شروع کر دی اور رونے لگا، ناچار گھر والوں کو میری بے حسی اور بے جا ہٹ دھرمی کے آگے ہتھیار ڈالنے ہی پڑے اور ٹی وی بیچنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ الغرض زندگی کے ایام عصیاں میں گزرتے چلے جا رہے تھے۔ حسنِ اتفاق کہ ایک روز میری ملاقات دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہوئی، انہوں نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے محبت بھرے انداز میں مجھے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی دعوت دی میرا دل شاید عصیاں سے سیاہ ہو چکا تھا شاید اسی وجہ سے ان کی نصیحت آمیز گفتگو کا میرے دل پر کوئی اثر نہ ہوا۔ میں نے ان کی بات سنی اَن سنی کر دی۔ میری اس بے توجہی سے وہ مایوس نہ ہوئے اور وقتاً فوقتاً تشریف لا کر مجھے نیکی کی دعوت دیتے رہے مگر میں تھا کہ ہر بار ٹال دیا کرتا۔ **مجھے اندازہ نہ تھا**

**کہ میری ڈِھٹائی کے مقابلے میں ان کا جذبۂ اصلاح کہیں زیادہ تھا۔** انہوں نے مجھے میرے حال پر چھوڑنا گوارا نہ کیا۔ ان کی پیہم انفرادی کوشش کے نتیجے میں بالآخر میرا دل پسیج ہی گیا اور میں نے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا شروع کر دیا جہاں قرانِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی و روحانی تربیت بھی ہوتی رہی نیز عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے وقتاً فوقتاً دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کی سعادت بھی ملتی رہتی۔ **ہفتہ وار اجتماع میں ہونے والے سنّتوں بھرے اصلاحی بیانات نے مجھے بہت متأثر کیا** اور آخر میں ہونے والے ذکر اور رقت انگیز دعا نے تو میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا کر دیا میں نے رو رو کر اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی۔ کل تک ٹی وی کی محبت میں رونے والا فیشن کا دلدادہ مجھ جیسا گناہ گار آج مدنی ماحول کی برکت سے خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰے میں رونے والا اور سرکار صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتوں کا متوالا بن چکا تھا۔ تادمِ تحریر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں علاقائی مشاورت میں مدنی انعامات کی ذمہ داری سرانجام دیتے ہوئے نیکی کی دعوت کی دھوم مچا رہا ہوں۔

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

# ﴿7﴾ پیرِ کامل سے بیعت کی برکت

**سردار آباد** (فیصل آباد، پنجاب) کے علاقہ راجہ ٹاؤن کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ 2006ء میں مجھے سخت پریشانیوں کا سامنا تھا ان میں سب سے بڑا مسئلہ **ایک کیس تھا جو 6 سال سے کورٹ میں چل رہا تھا مگر ختم ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا** جس کے باعث میں سخت اَذِیَّت میں مبتلا تھا۔ ایک روز اسی سلسلے میں وکیل کے پاس پہنچا تو وہاں ایک سبز عمامے والے اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے جب میرا مسئلہ سنا تو تسلی دیتے ہوئے مجھے اپنے آفس میں آنے کو کہا۔ میں اسی روز ان کے پاس پہنچ گیا۔ انہوں نے میرے کیس کے متعلق کافی اطمینان بخش گفتگو فرمائی اور ایسے **محبت بھرے انداز میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی کہ میں انکار نہ کر سکا** اور اگلے ہی روز دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہو گیا۔ **سنّتوں بھرے بیان اور رقت انگیز دعا نے میرے دل کی دنیا زیر و زبر کر دی**، بالخصوص عاشقانِ رسول کی محبت بھری ملاقاتوں نے بڑا متأثر کیا اور یوں میں سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے لگا۔ غالبًا تیسرے ہفتے انہی اسلامی بھائی کی ترغیب پر میں نے امیرِ اہلسنّت دَامَت

بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہونے کے لیے نام بھی پیش کر دیا اور یوں سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں داخل ہو کر حضورِ غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا غلام بن گیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول اور **ایک ولیِ کامل کے دامن سے وابستگی کی برکت سے وہ کیس جو چھ سال سے کسی صورت حل ہوتا نظر نہیں آ رہا تھا اور تقریباً میں مایوس ہو چکا تھا صرف 2 ہفتوں میں اس کا فیصلہ** ہمارے حق میں ہو گیا۔

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## ﴿8﴾ کامل پیر کیسے ملا؟

**نیو کراچی** (باب المدینہ کراچی) کے علاقے سرجانی ٹاؤن کے رہائشی اسلامی بھائی کے بیان کالُبِّ لُباب ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری شروع ہی سے نماز پڑھنے کی عادت تو تھی لیکن مَعَاذَ اللّٰہ گناہوں سے نہیں بچ پاتا تھا۔ **ٹی وی پر گانے باجے سننے، فلمیں ڈرامے دیکھنے میں اپنا قیمتی وقت برباد کرتا رہتا۔ فلموں کا تو اس قدر چسکا پڑا تھا کہ فلم دیکھنے کے لئے اکثر سینما گھر پہنچ جاتا۔** بس زندگی کے شب و روز گناہوں میں بسر ہو رہے تھے۔ میں لاعلمی میں ایک نام نہاد پیر کا مرید ہو گیا پھر جب مجھے پتہ چلا کہ یہ شخص خود بے عملی کی

وادیوں میں بھٹک رہا ہے مزید اس کی کچھ خلاف شرع حرکتیں دیکھیں تو ایسا بدظن ہوا کہ میں نے ارادہ کرلیا اب کسی کا مرید نہیں بنوں گا۔ خوش نصیبی سے میرے بچوں کو دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول میسر آ گیا، وہ پابندی سے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتے۔ ایک بار انہوں نے مجھے بھی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی میں نے انہیں صاف منع کردیا مگر انہوں نے اصرار کرتے ہوئے کہا کہ ابو جان آپ ایک بار ہمارے ساتھ چل کر تو دیکھیں۔ ان کی **''مدنی ضد''** کے سامنے **مجھے ہتھیار ڈالنا ہی پڑے** چنانچہ ۱۴۳۰ھ کے رجب کا مہینہ تھا میں بچوں کے ساتھ اجتماع میں شرکت کے لئے روانہ ہوگیا۔ جب وہاں پہنچے تو سنّتوں بھرے اجتماع کے روحانی ماحول اور **پرسوز بیان و ذکر اور رقت انگیز دعا نے مجھے بہت مُتأثّر کیا،** اختتامِ اجتماع پر میرے بچوں نے میری ملاقات علاقائی ذمہ دار اسلامی بھائی سے کرائی انہوں نے محبت بھرے انداز میں مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کی بہاریں بیان کیں۔ **ان کے اس محبت و پیار اور دیگر اسلامی بھائیوں کی ملاقات کے دلنشین انداز دیکھ کر میں نے سوچا کہ جب مرید ایسے پیارے اور باعمل ہیں تو پیر کا عالَم کیا ہوگا؟** اب میں پابندی سے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہونے لگا۔ اجتماع کی برکت سے رمضان

المبارک میں عاشقانِ رسول کے ساتھ 10 روزہ اجتماعی اعتکاف میں بیٹھ گیا۔ میں غائبانہ طور پر امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا گرویدہ تو ہو چکا تھا دورانِ اعتکاف مدنی مذاکرے میں جب آپ دَامَت بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رُخِ زَیبا کی زیارت کی تو ان کے جلووں میں کھو گیا۔ دل نے گواہی دی کہ یہ سچے پیر اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل ولی ہیں۔ مدنی مذاکرے کے اختتام پر امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بیعت کروائی تو **میں بھی مرید ہو کر عطاری بن گیا** اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

## ﴿9﴾ والدین کا گستاخ فرمانبردار بن گیا

سردار آباد (فیصل آباد پنجاب) کی تحصیل چک جُھمرہ کے علاقے رستم آباد شریف کے ایک نوجوان اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ پیش خدمت ہے: مدنی ماحول سے پہلے میں بری صحبت کے باعث گناہوں بھری زندگی گزار رہا تھا، **کون سی ایسی برائی تھی جو میرے اندر نہ تھی، والدین کا انتہائی گستاخ، مزاج غصیلا اور گندی گالیاں بکنا علاقے بھر میں میری پہچان بد بن چکی تھی۔** اسی وجہ سے محلّہ میں میری کسی سے نہیں بنتی تھی، ذرا ذرا سی بات پر مرنے مارنے پر

اتر آتا۔ غیر تو غیر میری اس عادت سے میرے دوست بھی تنگ تھے۔ انتہائی زبان دراز تھا کبھی کبھی محلے کی مسجد کے امام صاحب سمجھانے کی کوشش کرتے تو انتہائی بدتمیزی کے ساتھ بات کاٹ کر اُول فُول بکنے لگتا۔ ایک بار تو غصے میں یہاں تک بول دیا کہ **مولانا صاحب آپ کو سمجھانے کے سوا آتا کیا ہے آئندہ سمجھانے کی ہمت کی تو جان سے ماردوں گا**۔ لوگوں کو ستانے کے نت نئے طریقے سوچا کرتا۔ گھر والوں نے میرے نہ چاہتے ہوئے بھی مجھے قران پاک کی تعلیم کے لیے 3 مئی 1999ء کو ایک مدرسے میں داخل کروا دیا۔ کچھ عرصے بعد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی میری گناہوں بھری تاریک زندگی میں ہدایت کا چمکتا ستارہ بن کر طلوع ہوئے اور میری شام کو صبح بہاراں میں بدل دیا وہ یوں کہ انہوں نے مجھے تبلیغ قران و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی، اس وقت سنّتوں بھرا اجتماع جامع مسجد بلال میں ہوتا تھا، میرے بھاگ جاگ اٹھے کہ میں نے انکار کرنے کی بجائے ان کی دعوت قبول کی اور اجتماع میں جا پہنچا، وہاں مبلغِ دعوتِ اسلامی سنّتوں بھرے بیان میں گناہوں کی تباہ کاریاں بتا کر اس کی مذمت بیان فرمارہے تھے، انداز ایسا دلنشین اور پرتاثیر تھا کہ دل میں اترتا چلا گیا، **میں اپنے گناہوں کو یاد کرکے کانپ**

**اٹھا، آپ یقین کریں نہ کریں میری آنکھوں سے آنسو کی جھڑی لگ گئی** اجتماع کے اختتام تک میرا دل چوٹ کھا چکا تھا۔ میں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گناہوں سے بچنے کا پختہ عزم کرلیا اور سچ کہتا ہوں: میرے دل کی دنیا ایسی بدلی کہ میں جو کل تک والدین کا گستاخ تھا، اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا فرمانبردار بن گیا کہ اب لوگ اپنے بچوں کو میرے باادب انداز کی مثالیں دیتے ہیں۔ جو لوگ مجھ سے کتراتے اور نفرت کیا کرتے تھے اب محبت میں بچھ بچھ جاتے ہیں، عاشقانِ رسول کی شفقتوں نے مجھ پر ایسا مدنی رنگ چڑھا دیا کہ **فرض نمازیں با جماعت پڑھنے کی عادت کے ساتھ ساتھ نوافل پڑھنے کا بھی معمول بن گیا۔ داڑھی رکھ لی اور عمامے شریف کا تاج بھی سجالیا۔** اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

## ﴿10﴾ شرابی کی توبہ

**چنیوٹ** (پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی اپنی زندگی میں پیدا ہونے والے مَدَنی انقلاب کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے **مدنی ماحول سے پہلے مَعَاذَاللّٰہ میں اکثر شراب کے نشے میں دُھت رہتا۔ مجھے**

نہ تو اپنا کچھ ہوش ہوتا اور نہ ہی گھر والوں کی کچھ خبر۔ خوامخواہ لوگوں سے لڑائی مول لینا، بات بات پر مار دھاڑ پر اتر آنا میرے معمولات میں سے تھا۔ علاوہ ازیں **میرا تعلق بد مذہب گھرانے سے تھا**، اسی وجہ سے میں اکثر ان کے ساتھ کئی کئی دن ''گھومتا'' رہتا مگر وہاں مجھے چین نہیں ملتا تھا۔ ہمارے محلے میں ایک پیر صاحب رہتے تھے جن کے گھر ماہانہ گیارہویں شریف کے سلسلے میں ختم ہوا کرتا تھا جس میں مختصر سی محفلِ ذکر و نعت ہوتی تھی۔ میں اگرچہ بَدمَذہَبِیَّت کا شکار تھا مگر **مجھے نعت پڑھنے کا بہت شوق تھا اس لئے میں کبھی کبھار چھپ کر ان کی محفل میں شریک ہوتا اور وہاں نعت بھی پڑھتا**۔ میرے ایک دوست جو کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تھے ایک مرتبہ انہوں نے مجھے کہا کہ چلو آج آپ کو ایک بڑی محفل میں نعت پڑھواتے ہیں، میں ان کے ساتھ چل دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ وہاں نعت شریف پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ جب وہاں موجود ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے میرے دوست سے کہا کہ آپ ان سے اس طرح کھلے عام نعت نہ پڑھوایا کریں کیونکہ اس کے خاندان والے نعت پڑھنے والوں کے دشمن ہیں کہیں اس کے بارے میں پتہ چل گیا تو اسے مار دیں گے۔ خیر ہم جب وہاں سے روانہ ہوئے تو میرے دوست نے مجھ پر **انفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے**

**اجتماع کی دعوت پیش کی۔ میں نے کچھ دیر سوچا اور پھر ہاں کر دی۔** جب جمعرات آئی تو میں ان کا انتظار کرتا رہا مگر وہ شاید کسی مجبوری کی وجہ سے نہ آسکے پھر جب اس سے اگلی جمعرات آئی تو وہ اسلامی بھائی میرے گھر تشریف لائے اور میرا ذہن بنا کر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساتھ لے گئے۔ میں سنّتوں بھرے اجتماع میں پرسوز بیان اور ذکر سے بہت متاثر ہوا پھر جب رقت انگیز دعا شروع ہوئی تو رہی سہی کسر اس نے پوری کر دی اور میرے دل کی دنیا کو زیروزبر کر دیا، **میں نے سچے دل سے بد مذہبیت و معصیت سے توبہ کر لی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔** جب پہلی بار مجھے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سفر کرنے کی سعادت ملی تو قافلے کی برکت سے **میں نے عمامے کے تاج سے سر ''سبز'' کر لیا۔** جب میں اس حالت میں گھر پہنچا تو **میرے والد غصّے سے آگ بگولا ہو گئے انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور مجھے مارنا شروع کر دیا بالآخر مجھے گھر سے نکال دیا۔** جب گھر واپسی کی کوئی سبیل نہ بنی تو جان بچانے کے لیے میں باب المدینہ (کراچی) جا پہنچا اور وہاں دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی مدنی تربیت گاہ میں اپنا وقت سنّتوں کی تربیت حاصل کرنے میں بسر کرنے لگا۔ کچھ عرصے بعد میری امی جان نے مجھ سے بات کی اور مجھے بتایا کہ بیٹا آپ کے ابو کا غصہ ٹھنڈا ہو چکا ہے

اب گھر آجاؤ۔ میں امی جان کے فرمان پر گھر واپس چلا گیا۔ اب میں وقتاً فوقتاً اپنی امی جان پر انفرادی کوشش کرتا رہتا اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کچھ ہی عرصے میں امی جان دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہوگئیں۔** تادمِ تحریر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں علاقائی سطح پر مدنی انعامات کے ذمہ دار (نگران) کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہا ہوں۔

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

## ﴿11﴾ رحمتوں کی برسات

**فریڈٹاؤن** (پنجاب پاکستان) کے رہائشی اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں آنے سے پہلے بدقسمتی سے میں گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہا تھا۔ **دنیا کی رنگینیوں میں ایسا گم تھا کہ نہ نمازوں کی کوئی فکر تھی اور نہ ہی سنّتوں پر عمل کا شعور۔** زندگی انہی پرپیچ اور تاریک راہوں میں بھٹکتے ہوئے گزر رہی تھی۔ میری قسمت کا ستارہ چمکنے کا سبب کچھ یوں ہوا کہ ایک دن میں نماز ادا کرنے مسجد گیا، جب اپنے **ربِ کریم** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوا تو مجھ پر رحمتوں کی برسات شروع ہوگئی، میرے دل پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوگئی، مجھے نہایت اطمینان

وسکون نصیب ہونے لگا۔ جب میں نے نماز مکمّل کی تو دیکھا کہ سنّتوں کی خدمت کے جذبے سے سرشار سبز عمامے والے ایک اسلامی بھائی نے درس دینا شروع کیا میں بھی درس میں شریک ہو گیا، درس کے الفاظ تھے کہ رحمت کا پانی جو میرے دل پر جمی گناہوں کی کائی دور کرنے لگے، جس سے میرا دل نرم پڑ گیا۔ درس کے بعد اس اسلامی بھائی نے محبت بھرے انداز میں مجھ سے ملاقات کی اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلائی۔ ان کی محبت بھری دعوت کے سامنے میں انکار نہ کر سکا اور ہامی بھر لی۔ پھر جب سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہوا تو وہاں کا روحانی منظر دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ ہر طرف سبز سبز عماموں کے تاج اور اسلامی بھائیوں کا ازدحام، سنّتوں کی بہاریں، تلاوت قراٰن، ذکر و بیان، صلوٰۃ و سلام غرض ایک پر کیف روح پرور سماں تھا۔ مجھے اس ماحول نے بہت متأثر کیا، میری آنکھوں سے غفلت کی پٹی کھل گئی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے میں بھی مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ سر پر سبز عمامہ شریف، زُلفیں اور چہرے پر داڑھی شریف سجالی۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تیس دن کے مدنی قافلے کا مسافر ہوں۔

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

## ﴿12﴾ کلاسیکل گلوکار کی توبہ

**گولی مار** (باب المدینہ کراچی) کے علاقے فردوس کالونی کے مقیم اسلامی بھائی نے اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے احوال کچھ یوں تحریر کیے ہیں کہ **میں ایک کلاسیکل گلوکار تھا، میوزیکل شوز اور فنکشنز میں گانے گاتا تھا۔** یونہی زندگی کے انمول ایام برباد ہوتے جارہے تھے **دل ودماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ ''جنّت میں لے جانے والے اعمال''** کی فکر اور نہ ہی **''جہنم میں لے جانے والے اعمال''** سے **بچنے کا ذہن تھا۔** اس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام کہ جب مجھے سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے، سفید مدنی لباس میں ملبوس ایک اسلامی بھائی ملے اور انہوں نے دلنشین انداز میں محبت اور پیار سے انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت پیش کی اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت دی۔ میں ان کے حسنِ اخلاق سے پہلے ہی متأثر ہو چکا تھا لہٰذا میں نے ان کی دعوت قبول کر لی اور سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضر ہو گیا۔ **یہاں فیضانِ مدینہ کا روحانی سماں مجھے بہت اچھا لگا، ہر طرف سنّتوں کے پیکر مبلغین، حدِ نگاہ تک سبز عماموں کی بہاریں تھیں ان پر کیف مناظر نے میرا دل موہ لیا۔** اجتماع میں ہونے والی تلاوت، نعت، سنّتوں بھرے بیان اور ذکر و دعا نے میرے دل کی دنیا کو تہ و بالا کر دیا، میری زندگی

میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا، میں نے سچے دل سے توبہ کرلی اور خود کو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رنگ لیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تقریباً ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

**اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری بے حساب مغفِرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

## ﴿13﴾ بَدمَذہبِیَّت سے توبہ

**باب المدینہ** (کراچی) کے علاقے رزاق آباد بن قاسم ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: شروع ہی سے میرا تعلق خوش عقیدہ سنی خاندان سے ہے مگر میری بدنصیبی کہ میں بدمذہبوں کی صحبت میں اٹھتا بیٹھتا تھا۔ اُن کی تحریر و تقریر عشقِ مصطفٰی کی چاشنی سے **نا آشنا** تھی۔ اولیاءُ اللّٰہ سے **نسبت** قائم کرنا، اُن کے نزدیک توحید کے مُنافی تھا۔ ایسے بدعقیدہ ماحول میں رہنے کی وجہ سے میری آنکھوں پر بھی تعصب کی **پٹی** بندھی ہوئی تھی جو مجھے راہِ حق دیکھنے سے باز رکھے ہوئے تھی۔ اسی دوران ایک اسلامی بھائی سے میری راہ و رسم بڑھی تو میں نے ان کو بھی بدمذہبیت کی طرف مائل کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے مجھے ان کے **کفریہ و گمراہ کن** عقائد کے بارے میں بتایا، حسبِ ضرورت کتابیں بھی دکھائیں۔ پھر انہوں نے محبت بھرے انداز میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں

شرکت کی دعوت دی تو میں انکار نہ کر سکا لہٰذا میں ان کے ساتھ اجتماع میں حاضر ہو گیا مگر میرا دل یہاں نہیں لگ رہا تھا یوں ہی وقت گزار کر لوٹ آیا لیکن انہوں نے ہمت نہ ہاری اور مجھے دوبارہ اجتماع میں ساتھ لے گئے۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ اب کی بار میری زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ میں یوں ہی باہر گھوم پھر رہا تھا کہ یک لخت رقت انگیز دعا کی پرسوز آواز میری سماعت سے ٹکرائی، میرا دل اسی جانب کھنچتا چلا گیا اور میں بھی دعا میں شریک ہوگیا۔ پھر کیا تھا رقت انگیز دعا کے جملے تاثیر کا تیر بن کر میرے دل میں پیوست ہوگئے۔ اب میری آنکھیں کھلیں کہ میں تو اپنی آخرت برباد کئے بیٹھا ہوں۔ **میں نے بدمذہبیت سے توبہ کی، سر پر سبز عمامے کا تاج سجالیا اور داڑھی شریف کی نیت کر کے رفتہ رفتہ سنت کے مطابق ایک مشت داڑھی شریف سجانے میں کامیاب ہوگیا۔** تادمِ تحریر علاقائی مشاورت کے خادم (نگران) کی حیثیت سے مدنی کاموں میں مصروف عمل ہوں۔

**اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو**

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!      صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد**

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ ﴿دعوتِ اسلامی﴾ شعبہ امیرِ اہلسنّت

۵ شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ بمطابق 26 جون 2012ء

## آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے

**خربوزے** کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہوجاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوکر عاشقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا بے وَقعت پتّھر بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے رسول صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مہربانی سے **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پیکِ اَجَل کو **لَبَّیْک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور ایسی ہی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ آپ بھی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت اور **راہِ خدا** میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پرعمل کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

**مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی**
**صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا**

# غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دیگر کُتُب و **رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت** ملی، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بلِیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر احسان فرمایئے "**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ**" عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی۔"

نام مع ولدیت:_______________ عُمر____ کِن سے مرید یا طالب ہیں

______ خط ملنے کا پتا_________________________________

فون نمبر (مع کوڈ):__________ ای میل ایڈریس_________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام:___________ سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ

مہینہ / سال:___________ کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:___ موجودہ تنظیمی

ذمہ داری__________ مُنْدَرِجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لیے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات و کرامات** کے "**ایمان افروز واقعات**" مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر** فرما دیجئے۔

## مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمدالیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر **اللّٰہ** رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اوراُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسکون زندگی بسر کررہے ہیں۔خیرخواہیِ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگرآپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے توشیخِ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فُیوض وبَرَکات سے مُستَفِید ہونے کے لیےان سے **بَیعت** ہوجایئے۔**اِن شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

## مُریدبننے کاطریقہ

اگرآپ مُریدبننا چاہتے ہیں،تواپنااورجن کومُریدیاطالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وارمع ولدیت وعمرلکھ کر **"مکتبِ مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)"** کے پتے پرروانہ فرمادیں،تواِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادریہ رَضویہ عطّاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔(پتاانگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

**E.Mail : Attar@dawateislami.net**

﴿۱﴾ نام وپتابال پین سے اور بالکل صاف لکھیں،غیرمشہورنام یاالفاظ پرلازماً اِعراب لگائیں۔اگرتمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہوتو دوسراپتا لکھنے کی حاجت نہیں۔﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کانام ضرورلکھیں﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

| نمبرشمار | نام | مرد/عورت | بن/بنت | باپ کانام | عمر | مکمل ایڈریس |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | | | | |

مَدَنی مشورہ:اس فارم کومحفوظ کرلیں اوراس کی مزید کاپیاں کروالیں۔

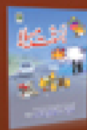
اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

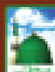
ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی مدنی بہاریں

# جواری کی توبہ

عنقریب پیش کیا جائے گا۔





ISBN 978-969-631-1304



فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net